سخنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب! جمعہ مبارک

ہجری (قمری) اور عیسوی (شمسی) سنوں کے مہینوں کے ایکے کی آٹھویں ترنگ بھی دیکھ لیجئے۔ آٹھ (۸) کی بھی اپنی نرالی بات ہوتی ہے۔ لکھنے میں ہمارا آٹھ (۸) جیسے دھرتی (کی چار سمت) پر دو پیر گاڑے (ثابت قدم) آسمان پر نگاہ گڑانے (فوکس کرنے) کو کہتا ہو۔ یونانی حروف تہجا میں لیمڈا (لام کا 'ہم زبان') ہمارے آٹھ سے ملتا جلتا ہے۔ عربی کے واسطے سے کہیں یہی تو ہمارے یہاں جلوہ گر نہیں ہے۔ ابجد میں 'ح' آٹھ کا ہم پلہ ہوتا ہے۔ ہندی کا آٹھ (ح) اسی 'ح' سے ملتا جلتا ہے۔ انگریزی کی بات چھوڑیئے، وہاں اسے گھما گھما کر جیسے دو دو زیرو کو ملا دیا گیا ہے (یہ زبان کی کرامت ہو یا قلم کا معجزہ)۔ بہر حال جمعہ جمعہ آٹھ دن ہو جاتے ہیں (نہ جانے کیوں ہمیں نیچا دکھانے یا کم بنانے کے لئے بول دیا جاتا ہے۔) دن کے آٹھ پہر کر دیئے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ آٹھ پہل ہیرے جیسی کسی ہشت پہلو شخصیت کا فرض کیا ہوا ہو جو دنیا نے مان لیا۔ کہتے ہیں سات آسمانوں کے پیدا کرنے والے نے آٹھ بہشت بھی بنا چھوڑی ہیں، وہی جسے چاہے گا اسے وہاں ٹھہرائے گا اور سدا کے لئے۔ ویسے قاعدہ سے بہشت پر حق تو کسی کا بھی نہیں ہوتا، یہ اس کا فضل ہے کہ 'اپنے والوں' کو اسے عطا کر دے اور میراث بنا دے۔ تو اس کی ہولی دیوالی ہو جائے، یہی نہیں پھر آٹھوں کے میلے کا مزا اوپر سے عید اور عید کے پیچھے ٹر۔ اس ٹرکوئی پیڑھی کیا جانے، وہ تو پرانے بوڑھوں کی بڑ سے اوبی ہوئی ہے، اٹھوارہ بھی تو اسی پرانی پیڑھی کا تکیہ کلام ہے۔ (آج نہ تو تکیہ کلام کرتی ہے اور نہ کلام تکیہ کرتا ہے۔) یہی پیڑھی کچھ کا کچھ پڑنے پر آٹھ آٹھ آنسو رو لیتی ہے۔ خدا یہ آٹھ آٹھ آنسو کسی کو نصیب نہ کرے۔

جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے کہ 'اٹھوارہ' ہماری زبانوں سے اٹھ گیا۔ اٹھوارہ اٹھے تو اٹھے، لیکن جمعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ جمعہ کا علم اٹھائے رکھنا چاہئے۔ یہ ہماری سماجی زندگی کا نشان ہے۔ دنوں میں عید کی عید ہے، سوئیں نہ بھی کھائیں کھلائیں، گلے تو مل لیں، ہاتھ ملا لیا کریں، نماز پڑھ لیا کریں۔ جمعہ کی فضیلت واہمیت کے سلسلہ میں ہمارے علماء اور مجتہدین میں پورا اتفاق ہے۔ آٹھویں دن تو ایکا دیکھنے کو ملے، خدانخواستہ ایک نہ ہوئے پورا ہفتہ جانے نہ پائے، ایکا ہو جائے۔ ویسے کہتے ہیں کہ دو مسلمانوں کے بیچ تین دن سے زیادہ ایکا بکھرا نہیں رہ سکتا۔ چوتھے دن بھی ایکا بکھرا دکھے، دل میلا رہے، من مٹاؤ رہے، تو دونوں کو اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا من ٹٹولنا چاہئے، دال میں کچھ کالا تو نہیں ہے، آنکھ میں جھالا تو نہیں ہے، خوب دیکھ بھال لینا چاہئے، کھنگال لینا چاہئے کہ یہ سب کیوں ہے؟ کیوں رہا ہے؟ مسلمانوں کے بیچ ایکے کا تاریخی خیال ہی تھا کہ جہاں جہاں مسلمانوں کے کسی فرقہ کی طرف سے جامع مسجد بن گئی، تو کسی نے اس شہر میں ڈیڑھ اینٹ کی جامع مسجد نہ بنائی۔ (شاید اس لئے کہ ڈیڑھ آدمی سے کوئی جماعت کی نماز تو ہو سکتی ہے لیکن جمعہ کی جماعت

نہیں۔)اس لئے نہ کہ سارے مسلمان ایک جٹ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ لکھنؤ میں کوئی جامع مسجد نہ تھی یعنی نماز جمعہ کی کوئی مخصوص جگہ نہ بنائی گئی تھی، تبھی تو شیعوں کی نماز جمعہ قائم ہوئی تھی۔ یہ مسلمانوں کے ایکے کو خواہ مخواہ توڑنے کے لئے نہ تھی بلکہ اس کے پیچھے کچھ جلیل القدر علماء و مجتہدین کے نماز جمعہ پر رسالے (تحقیقی مقالے) تھے جو مقامی حاکم، اودھ کے فرماں روا 'نائب السلطنت' 'وزیر الممالک' نواب آصف الدولہ تک پیش بھی کئے گئے تھے، پھر سرفراز الدولہ حسن رضا خاں کی سرپرستی اور پشت پناہی میں نواب موصوف کی ہمنوائی و تائید کے ساتھ سرفراز الدولہ کے ہی گھر پر حضرت غفران مآبؒ کی امامت میں پہلی بار شیعوں نے جمعہ ۱۳/رجب ۱۲۰۰ھ کو جماعت اور پندرہویں دن جمعہ ۲۷/رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز جمعہ قائم کی۔ یہ مسلم ملت کی شیرازہ بندی کے خلاف ہوتا تو اس وقت علمائے اہلسنت خصوصاً علمائے فرنگی محل کے دینی اقتدار کے زمانہ میں احتجاج کی کوئی آواز تو اٹھتی یا اس جمعہ و جماعت کے قائد حضرت غفران مآبؒ، ان کی اولاد، خاندان اور ان کے تلامذہ کی اکثریت میں اتحاد بین المسلمین کی پرزور روایتی پاسداری نمایاں نہ ہوتی۔ (میرے ناقص خیال میں اسے علیحدگی پسندی کا رخ دینا کوئی بہت بڑی، لمبی اور بہت دور کی سیاسی سازش تھی، جس کے پھل کا مزا نوابی سلطنت کے بعد لوٹا گیا۔)

اسلام وہ 'اکلوتا' مذہب ہے جو دین میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے، مذہب میں بھی سوچ سمجھ کی ترغیب کرتا ہے بلکہ دین میں فکر و تدبر نہ کرنے والوں کو سناتا بھی ہے۔ تبھی تو سارے جُمّن بفاتی اپنی اپنی لڑانے لگے، مجھ جیسے علمی مفلس فکری نادار اور تدبری مسکین میں بھی کچھ عقل بڑھانے کی جسارت آ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دین کے بارے میں سمجھ کے ہی اپنی سمجھ لڑانا چاہئے، ہوا میں اٹکل پچو کرنے، تکا لڑانے، اپنی اپنی بھڑانے کی کھلی چھوٹ نہ ہو، ورنہ کہیں مذہب کی روح ہی نہ چھوٹ جائے، بچو! مذہب کا کچومر نہ بن جائے۔ ویسے مذہب اپنے میں تو بچا رہتا ہے، کیوں کہ اس کے بچانے والے (ظاہر و غائب) ہیں، وہ کوئی بے والی و وارث نہیں ہوتا۔ اس کے بچانے کی ذمہ داری خود اپنے اوپر اس ایک اوپر والے نے لے رکھی ہے، ویسا ہی انتظام کر رکھا ہے۔ نیچے والوں میں بھی کوئی نہ کوئی 'اپنا' والا بچانے والا رکھ چھوڑتا ہے اور اسے بچائے بھی رکھتا ہے۔ (اسے اوپر والا کہا جاتا ہے، تو کہہ دیا، ورنہ وہ جیسے اوپر والا ہے، ویسے ہی نیچے کا بھی ہے۔) اس مہینے میں آپ اس 'ایک' کے ایک بچانے والے کو یاد بھی کرتے ہیں۔ اس کی یاد پھلجڑی نہ بنا دیجئے، ہوائی سے نہ اڑا دیجئے۔ اسے یاد بھی رکھئے تو سونے پر سہاگہ'۔ ہمارا مذہب بھی بچا رہے گا۔ فقط والسلام، عجل اللہ فرجہ۔

خیر بات یہ ٹھہری کہ کسی ایسے ویسے سے مذہب کا کچومر تو بننے سے رہا۔ میری اپنی سمجھ ہے۔ آپ بھی میرے اس خیال کو دیکھئے، پرکھئے۔ پھر اختلاف کرنے، اختلاف رائے ظاہر کرنے کا پورا پورا حق آپ کو ہے۔ یہ حق ہندوستان کے آئین نے بھی دیا ہے اور اس سے بہت پہلے ہمارے مذہب نے۔ تبھی تو رسول مقبولؐ کے بڑے بڑے اچھے سے اچھے صحابی بھی اپنے شک و شبہ کا اظہار کر دیا کرتے۔ ہاں، اپنی اپنی گانے نہیں لگتے تھے۔ یہ اختلاف برائے اختلاف بھی ہو، تو ہو لیکن خدارا کوئی اختلاف (یا اتفاق بھی) برائے افتراق یا برائے انتشار نہ ہو۔ اسلام سلامتی کا مذہب ہے، بکھراؤ کا نہیں۔ اسلام میں ہر مکتب فکر کو کھپانے، منانے اور گلے لگانے کی گنجائش ہے۔ (یہاں عقیدے کے مول تول، مسلم احکام میں اپنی کانٹ چھانٹ کا سوال نہیں) اسلام کیا کوئی بھی مذہب کھوٹ کو گلے لگانے کی اجازت نہیں دیتا۔

سبھی مسلمان مانتے ہیں، اگر اسلام کو دوسروں کے سامنے 'ٹک کے ڈھنگ سے' لایا جائے تو سبھی مانیں گے کہ اسلام دین فطرت

ہے۔انسان اپنی فطرت سے، اپنی اصلیت سے، سماجی جانور بھی ہوتا ہے اور کہنے والا (خالی بولنے والا نہیں) حیوان بھی۔ معاف کیجئے گا، یہاں اچھے خاصے انسان کو اس Sense میں جانور یا حیوان نہیں کہتا۔ زیادہ اعتراض ہو، تو 'جیو' کہہ لیجئے۔ خیر، انسان کی یہ (دونوں سماجی اور ناطقی) فطرت/प्रकृति/Nature، جبلت/Instinct جیسی جمعہ (جماعت) میں اجاگر ہوتی ہے، ویسی شاید کسی اور عنوان عبادت میں نہیں دکھائی پڑتی۔ یہاں جماعت بھی بڑی ہے، یعنی اچھا اجتماع ہے کہ سماج کا مزاج چنگا اور خطبہ بھی واجب یعنی انسان آج سماج کو ایک جٹ کئے کچھ کہہ (بول) بھی رہا ہے۔ اتنا بڑا سماج ایک طرف کان بھی دھرے ہے، پھر کچھ کہا سنی بھی نہیں ہو رہی ہے۔ کیا نظم وضبط/Dicipline ہے، سوچئے کہ ایسی جماعت سے اہلسنت وجماعت بھی فطرتاً خوش، شیعہ بھی جھومتے کہ اتنے دوست چاہنے والے ایک ملے، ہندو بھی آنند میں ڈوبے کہ برہمانند کے اتنے جلوے ایک ساتھ دیکھنے کو ملے، عیسائی بھی گل گل (Gaily......Gala...) کہ بیٹھے بٹھائے خدا کے اتنے 'بیٹے' اٹھتے بیٹھتے ملے۔ بدھ مت والے بھی مست، جین بھی ہونٹ سئے لیکن اندر اندر مسکراتے ہوئے کہ اتنے جیو آتما شانتی سے شانتی پاٹھ کرتے ملے۔ روحانیت کے پجاری بھی حال میں کہ روحانیت کا اتنا بڑا مشاہدۂ حقیقت ملا، دہریئے بھی کم خوش نہ ہوں گے کہ ایک دنیا کی نمائش ہے۔ عمرانیات (سماجیات) کی بن آئی کہ اس کی فیلڈ بنی، سیاسیات بھی بجھی بجھی نہیں کہ یہاں اپنی سوجھی، (سیاسیات اصل میں مکروفریب پالتی بلکہ مکروفریب میں ڈھلی سیاست کے اصلی روپ کو کھولتی ہے۔) صحافت بھی فرحت میں کہ ہفتہ وار نیوز، ویوز بلیٹن کا اجرا ہو رہا ہے اور اس وقت سے جب صحافت کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ یہاں دانشوری کی بھی بن آئی جو اتنا بڑا کنونشن سجا۔ سب سے اوپر وہ، وہ کریم وقدیم ورحیم بھی ثواب کی بارش قدم قدم پر کر رہا ہے۔ مومن کتنے مومنوں کو دیکھ رہا ہے، عالموں کو دیکھ رہا ہے، !اس کی سن رہا ہے، اللہ اللہ کر رہا ہے، اللہ والوں کو دیکھ رہا ہے، اللہ والی سن رہا ہے پھر Discipline یعنی تدین سے اٹھ بیٹھ رہا ہے، اس کی حمد کر رہا ہے، اس کی کر رہا ہے، اس کے آگے سر بھی جھکا رہا ہے۔

دیکھئے جب دو دیوانے مل بیٹھتے ہیں تو خوب گذرتی ہے، یہاں تو اتنے فرزانے مل بیٹھے ہیں تو کیا سے کیا نہ بنے گی۔ کہیں دیکھا ہے اتنے عقل والے ماتھا جوڑ کے اتنی خاموشی کے ساتھ ساتھ بیٹھے بھی ہوں۔

آٹھویں دن جمعہ جمعہ سہی ہم جمع ہو جائیں تو کسی کا کیا جاتا ہے، انسان کا کام بنتا ہے، رحمان کا کام ہوتا ہے، شیطان روتا ہے، مسلمان کی شان بنتی ہے، ایمان کی آن ہوتی ہے، اپنی پہچان بنتی ہے، جان پہچان بڑھتی ہے، عمران (سماج) کا مان بڑھتا ہے، دین دنیا کی بات ہوتی ہے، بنتی ہے۔ عاقبت سنورتی ہے، آخرت سجتی ہے، خیریت کا خیر سے لین دین ہوتا ہے۔ قرآن تو کہتا ہے ایسے میں دوڑو، اپنی بکری چھوڑ دوڑو۔ کسی وجہ سے دوڑیں نہ بھی یا نہ دوڑ پائیں تو روڑا تو نہ بنیں، پانچوں سواروں میں اپنا گھوڑا شامل کرا لیں۔ تاریخ میں جمعہ کے خلاف ایک 'بدھ' ہی آئی، بلکہ کسی بدھ والے (بدھو یا پیشہ ور بدھو بنانے والے) کی لائی ہوئی آئی تھی۔ وہاں تو جیسے تیسے بدھ پی لی گئی لیکن عاشور (جمعہ کی یادگار) کے بعد مسلم فکر نے بدھ کے 'جمعہ' کی ایسی تیسی کر دی کہ نہ پوچھئے اب کوئی اس کا نام لینے والا نہیں۔

جمعہ کو سلام اور دعائیں، ہمارے کتنے معصومین کی پاک ولادت کا دن ہے، اچھا شگن ہے، سعادت کا دن ہے، یادگار دن ہے، عاشور کی یاد کا بھی دن ہے، خاص جماعت کا دن ہے، ہفتہ وار عید کا دن ہے، ہفتہ وار صحافت کی بنا کا دن ہے۔

جمعہ مبارک ہو، مبارک رہے، جمعہ سے جمعہ تک مبارک ہو۔ خیر جمع رہے۔ م۔ر۔عابد